حرفِ اوّل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدود اللہ اور حدود آرڈیننس

سورۃ البقرۃ اور سورۃ الطلاق میں خانگی زندگی کے معاملات کے ضمن میں ہدایات دیتے ہوئے ربّ کائنات نے 'حدود اللہ' کے بارے میں متنبہ فرمایا ہے۔ سورۃ البقرۃ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٢٩﴾ ﴾

''یہ ہیں اللہ کی حدیں۔ خبردار' ان سے آگے نہ بڑھنا! اور جو لوگ اللہ کی حدوں سے تجاوز کر جائیں وہی ظالم ہیں۔''

اور سورۃ الطلاق میں فرمایا:

﴿ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ ﴾ (آیت ۱)

''اور یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں۔ اور جو شخص اللہ کی حدوں سے آگے بڑھ جائے اس نے یقیناً اپنا ہی برا کیا۔''

حدود اللہ اُن اوامر و نواہی کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسانی معاشرے کے سدھار کے لیے ابدی ہدایات اور قواعد و ضوابط کی صورت میں نازل فرمائے ہیں۔ اسلامی معاشرے میں حدود اللہ کے قیام کی اہمیت کسی بیان کی محتاج نہیں۔ یہ حدود اللہ ہی ہیں جو کسی معاشرے میں اسلام کی عادلانہ تعلیمات کے عملی ظہور کی ضامن ہیں۔ گویا حدود اللہ کے نفاذ بغیر کسی بھی ہیئت اجتماعی کو 'اسلامی' قرار دینا ممکن نہیں!

ملکِ عزیز میں ۱۹۷۹ء میں حدود اللہ کی بنیاد پر پانچ مختلف قسم کے معاشرتی جرائم کے سدباب کے لیے ایک آرڈیننس تشکیل دیا گیا جسے حدود آرڈیننس کہا جاتا ہے۔ جرم کی تعریف' وقوعہ کا ثبوت' ثبوت کے ضمن میں شہادتیں اور جرم کی نسبت سے سزا کی تجویز اور پھر اس پر عمل درآمد کا طریقہ —— ان تمام تفصیلات و جزئیات پر مشتمل یہ آرڈیننس ماہرینِ قانون اور جید علماء کی مشترکہ کاوش ہے۔ اس آرڈیننس کو بنانے کا محرک جو بھی ہو' اس بات میں کلام نہیں ہے کہ انسانی کاوش ہونے کی بنا پر اس میں کسی خامی کا باقی رہ جانا عین قرینِ قیاس ہے۔ اسی طرح یہ بات بھی کسی دلیل کی محتاج نہیں ہے کہ قرآن و سنت میں بیان کردہ ''حدود'' کو اس آرڈیننس کی اساس تو کہا جا سکتا ہے' آرڈیننس کو عین حدود اللہ نہیں کہا جا سکتا۔ اس لیے کہ ظاہر ہے حدود اللہ اور حدود آرڈیننس دو مختلف چیزیں ہیں —— حدود اللہ غیر مبدّل ہیں جبکہ حدود آرڈیننس میں ترامیم تجویز کی جا سکتی ہیں۔

(باقی صفحہ 64 پر)